خصوصیاتِ نبوی اور مخلوق کے ساتھ حسنِ سلوک

وعظ

حضرت اقدس مولانا مفتی احمد صاحب خانپوری دامت برکاتہم

شیخ الحدیث و سابق صدر مفتی جامعہ اسلامیہ تعلیم الدین، ڈابھیل

پیش کش

مفتی ندیم احمد حفظہ اللہ

صدر و مفتی الفلاح انٹرنیشنل فاؤنڈیشن

الفلاح انٹرنیشنل فاؤنڈیشن

www.afif.in

Al Falah International Foundation

خصوصیاتِ نبوی اور مخلوق کے ساتھ حسنِ سلوک

ہمارے اپنے ذاتی بہت سے مسائل ایسے ہوتے ہیں جو ہمارے قابو سے باہر ہوتے ہیں، ہم اپنے آپ ان مسائل کو حل نہیں کر پاتے، اس کے لیے کیا تدبیر اختیار کی جائے؟ اس کی بڑی آسان تدبیر ہے۔ ہمارے بھائیوں کے بھی اسی طرح کے بہت سارے مسائل ہیں، ہم خود تو اپنا مسئلہ حل نہیں کر سکتے ہیں، البتہ ہمارے بھائیوں کے اس طرح کے الجھے ہوئے مسائل میں سے بہت سے مسائل کو حل کرنے کی ہم میں طاقت ہے۔ نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں: تم اس کا کام کر دو، تو اللہ تعالی تمہارا کام کر دے گا۔

کتنا آسان طریقہ ہے۔

گنبد والی مسجد، 14-3-2008

Copyright © http://www.muftiahmedkhanpuri.com/

عنوانات

۱	خصوصیاتِ نبوی	۲۲۵
۲	اول: رعب اور ہیبت	۲۲۶
۳	کسریٰ شاہِ فارس پرویز کے نام آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خط	۲۲۶
۴	مکتوبِ نبوی کا مضمون	۲۲۷
۵	کسریٰ پرویز کا غرور	۲۲۸
۶	کسریٰ کے پہلوان دربارِ نبوی میں	۲۲۹
۷	داڑھی منڈے چہرے سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نفرت	۲۲۹
۸	کسریٰ پرویز کا قتل اور نبوی پیشین گوئی کا تحقق	۲۳۰
۹	دوم: ساری زمین مسجد	۲۳۲
۱۰	سوم: مالِ غنیمت کا حلال ہونا	۲۳۳
۱۱	چہارم: شفاعتِ کبریٰ	۲۳۳
۱۲	پنجم: بعثتِ عامہ	۲۳۶
۱۳	دو اور خصوصیات، جوامع الکلم اور ختمِ نبوت	۲۳۶
۱۴	پریشانی میں مومن کی مدد	۲۳۷
۱۵	مخلوق کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی محبت	۲۳۷
۱۶	کرو مہربانی تم اہل زمین پر	۲۳۸
۱۷	اللہ تعالیٰ کی اپنی مخلوق کے ساتھ ناقابل بیان محبت	۲۳۹

Copyright © http://www.muftiahmedkhanpuri.com/

۱۸	دنیا کی ایک فیصد محبت اور آخرت کی ننانوے فیصد محبت	۲۴۰
۱۹	للہ أرحم بعبادہ من أم الأفراخ بفراخها	۲۴۱
۲۰	انسان کی مادی وروحانی ضرورتوں کا انتظام	۲۴۱
۲۱	حواس کے ذریعہ مرضی مولی کومعلوم کرنا ممکن نہیں	۲۴۳
۲۲	اللہ کہاں ہوتے ہیں؟	۲۴۴
۲۳	لوگوں کو اللہ سے جوڑنا بڑا نیکی کا کام ہے۔	۲۴۶
۲۴	دعوت وتبلیغ کا سلسلہ	۲۴۶
۲۵	جانوروں کے ساتھ حسن سلوک پر مغفرت۔	۲۴۷
۲۶	ہر جاندار کے ساتھ بھلائی کرنے پر اجر ہے۔	۲۴۸
۲۷	مکھی کی پیاس بجھانا مغفرت کا سبب بن گیا۔	۲۴۹
۲۸	تنگ دست اور مصیبت زدہ کو راحت پہنچانا۔	۲۵۰
۲۹	مطل الغنی ظلم۔	۲۵۱
۳۰	مسلمان کی عیب جوئی اور عیب پوشی	۲۵۱
۳۱	مسلمان کی مدد	۲۵۱
۳۲	مسلمان کی دینی خیر خواہی	۲۵۳
۳۳	بیش قیمت دولت سے بھی زیادہ قیمتی ثواب	۲۵۴
۳۴	پانچ کاموں کی پانچ مہلتیں	۲۵۶

Copyright © http://www.muftiahmedkhanpuri.com/

الحمد للہ نحمدہ و نستعینہ و نستغفرہ و نؤمن بہ و نتو کل علیہ و نعوذ باللہ من شرور أنفسنا و من سئیات أعمالنا، و نعوذ باللہ من شرور أنفسنا و من سئیات أعمالنا، و نعوذ باللہ من شرور أنفسنا و من سئیات أعمالنا، من یھدہ اللہ فلا مضل لہ و من یضللہ فلا ھادی لہ، و نشھد أن لا إلہ إلا اللہ وحدہ لا شریک لہ و نشھد أن سیدنا و مولانا محمدا عبدہ و رسولہ۔ أرسلہ إلی کافۃ الناس بشیرا و نذیرا و داعیا إلی اللہ بإذنہ و سراجا منیرا۔

صلی اللہ تعالی علیہ و علی آلہ و أصحابہ و بارک و سلم تسلیماً کثیراً کثیراً، أما بعد۔

فعن أبی ھریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم : من نفس عن مؤمن کربۃ من کرب الدنیا نفس اللہ عنہ کربۃ من کرب یوم القیامۃ و من یَسَّر علی معسر یسر اللہ علیہ فی الدینا و الآخرۃ و من ستر علی مسلم ستر اللہ علیہ فی الدنیا و الآخرۃ و اللہ فی عون العبد ما کان العبد فی عون أخیہ۔ أو کما قال علیہ الصلوۃ و السلام (مسلم: ۲۶۹۹، کتاب الذکر و الدعاء، باب فضل اجتماع تلاوۃ، بخاری، کتاب المظالم: ۲۳۱۰) ابوداؤد، کتاب الأدب: ۴۹۴۶)

یہ بخاری اور مسلم شریف کی ایک روایت کا کچھ حصہ ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ تبارک وتعالی نے جو جامع کلمات عطا فرمائے تھے، ان کا ایک نمونہ بھی ہے۔

خصوصیات نبوی

اللہ تبارک وتعالی نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بعض ایسی خصوصیات اور امتیازی

Copyright © http://www.muftiahmedkhanpuri.com/

صفات عطا فرمائی تھیں جو آپ سے پہلے کسی نبی کو عطا نہیں کی گئی تھیں۔ بخاری اور مسلم شریف میں حضرت جابرؓ کی روایت ہے۔(بخاری، الصلاۃ، ابواب استقبال القبلۃ: ۴۲۲)۔ نبی کریم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں:

أعطیت خمسا لم یعطهن أحد قبلی۔ اللہ تبارک وتعالی کی طرف سے مجھے پانچ چیزیں ایسی عطا کی گئیں کہ مجھ سے پہلے کسی اور نبی کو وہ چیزیں عطا نہیں کی گئیں۔

اول: رعب اور ہیبت

پہلی خصوصیت کے متعلق آپ ﷺ فرماتے ہیں: **نصرت بالرعب مسیرة شهر**۔ اللہ تعالی نے رعب اور ہیبت کے ذریعہ میری مدد فرمائی ایک مہینہ کی مسافت اور دوری تک۔ یعنی اتنی دور تک نبی کریم ﷺ کی ہیبت اور آپ ﷺ کا رعب اپنا اثر دکھلاتا تھا۔ اللہ تبارک وتعالی نے آپ کو ایسا رعب عطا فرمایا تھا کہ بڑے بڑے دشمن بھی آپ کے سامنے آکر تھر تھر کانپتے تھے، زیر ہو جاتے تھے۔

کسری شاہِ فارس پرویز کے نام آپ ﷺ کا خط

روایتوں میں واقعہ مذکور ہے کہ جس وقت نبی کریم ﷺ نے شاہ فارس کسری کے نام دعوتِ اسلام کا خط بھیجا اس زمانہ میں جو کسری تھا، اس کا نام پرویز تھا۔ پرویز ابن ہرمز ابن نوشیروان۔ کسری فارس کے بادشاہ کا لقب ہے، اصل اس کا نام پرویز تھا۔ نوشیروان اپنے عدل وانصاف میں بڑا مشہور بادشاہ گذرا ہے،

Copyright © http://www.muftiahmedkhanpuri.com/

اس کا یہ پوتا تھا۔

جس زمانہ میں نبی کریم ﷺ نے دنیا کے حکمرانوں کے نام دعوت اسلام کے خطوط روانہ فرمائے اس وقت فارس کے تخت پر یہی حکمران تھا۔ نبی کریم ﷺ نے جب اس کے نام اسلام کی دعوت کا خط بھیجنا چاہا تو سابقین اولین یعنی شروع میں ایمان لانے والے ایک بڑے مشہور صحابی حضرت عبد اللہ بن حذافہ سہمی رضی اللہ عنہ کے ذریعہ آپ نے وہ خط اس کے پاس بھیجا۔

اس زمانہ کے دستور کے مطابق بڑے بادشاہوں کو براہِ راست خطوط حوالے نہیں کیے جاتے تھے۔ اس لیے حضرت عبداللہ بن حذافہ سہمی رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کا یہ مبارک خط منذر بن ساوی کے حوالہ کیا، جو بحرین کے حاکم تھے، اور بحرین اور یمن کا علاقہ اس زمانہ میں فارس کے ماتحت تھا۔ چنانچہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کا یہ خط کسری کے پاس پہنچایا۔

مکتوب نبوی کا مضمون

اس خط میں نبی کریم ﷺ نے اس کو اسلام کی دعوت دی تھی اور خط میں تحریر فرمایا تھا کہ:

بسم اللہ الرحمن الرحیم، من محمد رسول اللہ إلی عظیم فارس۔ یہ خط اللہ کے نام سے شروع کیا جاتا ہے جو بڑا ہی مہربان اور رحمت والا ہے، یہ خط اللہ تبارک وتعالی کے رسول حضرت محمد رسول ﷺ کی طرف سے فارس کے حاکم کے نام ہے۔ خط میں اس کے علاوہ زیادہ لمبے چوڑے القاب اور آداب نہیں لکھے

Copyright © http://www.muftiahmedkhanpuri.com/

گئے تھے۔

اس کے بعد سلام تھا، **سلام علی من اتبع الهدی**، جو لوگ ہدایت کے راستے پر چلتے ہیں ان کے لیے سلامتی ہو اور اخیر میں لکھا: **اسلم تسلم**، اسلام لے آؤ، سلامت رہو گے۔

فإن أبيت فعليك إثم المجوس اگر تم نے اسلام لانے سے انکار کیا اور تمہارے اسلام قبول نہ کرنے کی وجہ سے تمہاری رعایا جو مجوسی ہیں وہ بھی اسلام قبول نہیں کرے گی تو ان کا سارا گناہ اور وبال تیرے اوپر پڑے گا۔

کسری پرویز کا غرور

یہ بڑا مغرور تھا، جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ مبارک خط اس کے پاس پہنچا تو اس نے کہا کہ میری رعیت کا آدمی ہو کر مجھ کو برابر کا خطاب کرتا ہے۔ بڑے غصے کا اظہار کیا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مبارک خط کو اس نے ٹکڑے ٹکڑے کر دیا، بعض روایتوں میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جب پتہ چلا کہ آپ کے نامہ مبارک کے ساتھ بے ادبی اور گستاخی کا یہ معاملہ کیا گیا ہے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ: **أن يمزقوا كل ممزق** (بخاری: ۴۱۶۲)۔ ان کے بھی اللہ تعالی ٹکڑے ٹکڑے کر دیں گے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہ بددعا ظاہر ہوئی۔ لیکن اس سے پہلے جو معاملہ ہوا وہ میں بتلانا چاہتا ہوں، اس نے غصے کے اظہار کے ساتھ خط مبارک کو تو ٹکڑے کر دیا، ساتھ ہی یمن کے حاکم باذان کے پاس – جو اس زمانہ میں اسی کے ماتحت تھے – پیغام بھیجا کہ دو پہلوان اور بہادر آدمیوں کو مدینہ بھیجا جائے، جو ان کو

Copyright © http://www.muftiahmedkhanpuri.com/

یعنی آپ ﷺ گرفتار کر کے میرے پاس لائے۔ چنانچہ باذان نے دو پہلوان اور بہادر آدمیوں کو خط لے کر نبی کریم ﷺ کے پاس بھیجا۔

کسری کے پہلوان دربارِ نبوی میں

روایتوں میں ہے کہ جس وقت وہ مدینہ منورہ پہنچے ہیں اور نبی کریم ﷺ کے چہرہ انور پر ان کی نظر پڑی تو ایسے مرعوب ہوئے کہ پہلوان ہونے کے باوجود تھر تھر کانپنے لگے۔ نبی کریم ﷺ نے ان کو تسکین دی اور پوچھا کہ کیوں آئے ہو؟ انہوں نے کہا کہ ہمیں یہ خط لے کر بھیجا گیا ہے۔ اس خط میں لکھا تھا کہ آپ کو گرفتار کرنے کے لیے ان دونوں کو بھیجا گیا ہے۔ نبی کریم ﷺ کے سامنے جب یہ خط پڑھا گیا، تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ کل اس کا جواب دوں گا۔

داڑھی منڈے چہرے سے نبی کریم ﷺ کی نفرت

اس روایت کے ضمن میں یہ بھی ہے کہ ان کی ڈاڑھیاں منڈی ہوئی تھی اور مونچھیں بڑھی ہوئی تھیں، ان کی ہیئت کو دیکھ کر نبی کریم ﷺ نے فرمایا، تم نے اپنا چہرہ ایسا کیوں بنایا ہے؟ ڈاڑھیاں مونڈ رکھی ہیں، مونچھیں بڑھا رکھی ہیں، انہوں نے کہا کہ ہمارے رب نے یعنی کسری نے ہم کو یہی حکم دیا ہے، تو نبی کریم ﷺ فرمایا کہ میرے رب نے تو مجھے یہ حکم دیا ہے کہ مونچھوں کو کتروں اور ڈاڑھی کو بڑھاؤں۔ روایت میں یہ بھی ہے کہ ان کی اس ہیئت کو دیکھ کر ناگواری کا اظہار کر کے نبی کریم ﷺ نے اپنا چہرۂ انور پھیر لیا، حالاں کہ وہ مسلمان نہیں تھے۔

Copyright © http://www.muftiahmedkhanpuri.com/

ہمارے اکابر اس واقعہ کو بیان کر کے لکھا کرتے ہیں کہ ایک مؤمن جو نبی کریم ﷺ پر ایمان رکھتا ہو بھلا وہ اپنی شکل وصورت نبی کریم ﷺ کی شکل وصورت سے الگ ایسی بنائے کہ اس پر نبی کریم ﷺ نے ناگواری کا اظہار فرمایا ہو، کیسے درست ہوسکتا ہے۔

حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحبؒ کا رسالہ ہے، ڈاڑھی کا وجوب، حضرتؒ اس میں اس واقعہ کے حوالہ سے لکھتے ہیں کہ جو لوگ ڈاڑھیاں منڈاتے ہیں وہ ذرا سوچیں کہ قبر میں جانے کے بعد جب فرشتے سوال کرنے آئیں گے اور سوال کریں گے: **من ربک؟ وما دینک؟ وما تقول بھذا الرجل؟** ۔تمہارا پرورگا کون ہے؟ تمہارا دین کیا ہے؟ اور نبی کریم ﷺ کی اشارہ کر کے پوچھیں گے کہ ان کے متعلق یعنی نبی کریم ﷺ کے متعلق تم کیا کہتے ہو؟ اس وقت قبر میں اگر نبی کریم ﷺ نے چہرہ پھیر لیا تو کیا ہوگا؟ جن کی شفاعت پر ہم بھروسہ کیے ہوئے بیٹھے ہیں وہ اگر سفارش کرنے سے انکار کر دیں تو؟

کسریٰ پرویز کا قتل اور نبوی پیشین گوئی کا تحقق

بہر حال دوسرے دن جب وہ لوگ آئے تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ آج رات کو میرے رب نے تمہارے رب کو قتل کروا دیا۔ انہوں نے یہ سنا تو تاریخ نوٹ کر لی، جمادی الاولی کی دسویں تاریخ، سن سات ہجری، اور منگل کی رات تھی۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ یہی جواب ہے، جاؤ۔ یہ لوگ جب اس جواب کو لے کر یمن کے حاکم باذان کے پاس پہنچے ہیں تو باذان نے کہا کہ اگر یہ حقیقت ہے تو یہ

Copyright © http://www.muftiahmedkhanpuri.com/

شخص واقعتاً سچے نبی ہیں، چنانچہ جب اس نے تحقیق کرائی تو پتہ چلا کہ پرویز کے بیٹے شیرویہ نے ہی اپنے باپ کو اس روز قتل کیا تھا۔

پرویز کی ایک بیوی شیرین نام کی تھی، بڑی حسین وجمیل تھی۔ پرویز کا بیٹا شیرویہ اپنے باپ کی اس بیوی پر عاشق ہو گیا تھا اور اس کو حاصل کرنے کے لیے وہ اپنے باپ کو ختم کرنے کی تدبیریں کرتا تھا، اسی کوشش میں اس نے اپنے باپ کو نظر بند کر دیا تھا۔ پرویز کو بھی جب یقین ہو گیا کہ اب یہ مجھے قتل ہی کرے گا تو نظر بندی کے زمانہ میں ہی اس نے بیٹے کو ختم کرنے کی تدبیر کر لی۔ وہ اس طرح کہ اس کا یہ بیٹا عورتوں کا بڑا دلدادہ تھا اور قوت باہ یعنی مردانگی میں اضافہ پیدا کرنے والی دواؤں کو بہت زیادہ استعمال کرتا تھا۔ پرویز نے اپنی الماری کی دواؤں میں سے زہر ہلاہل کی شیشی پر لیبل لگا دیا: 'قوت باہ کی شاندار دوا'۔ پھر جب شیرویہ نے اس کو قتل کر دیا اور وہ تختِ حکومت پر آیا تو اس نے دوسرا کام یہ کیا کہ اپنے سارے بھائیوں کو قتل کر دیا تاکہ کل اٹھ کر کوئی حکومت کا دعوے دار نہ ہو۔

اس کے بعد وہ ایک دن اپنے باپ کے کمرے میں گیا، الماری کھولی اور اس میں یہ شیشی دیکھی تو اس نے یہ سمجھ کر کہ یہ مقویٔ باہ شاندار دوا ہے، استعمال کر لی۔ نتیجتاً اس کی موت ہو گئی۔ اب حال یہ ہے کہ اس وقت اس شاہی خاندان میں کوئی ایک مرد بھی ایسا نہ تھا جس کو تخت حکومت پر بٹھایا جا سکے۔ البتہ اسی شیرویہ کی ایک بیٹی تھی، بوران نام کی۔ اہل فارس نے شاہی خاندان سے ہٹ کر کسی دوسرے مرد کو تخت پر بٹھانا مناسب نہیں سمجھا تو اس کی بیٹی ہی کو حاکم بنا دیا۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پتہ چلا کہ اہل فارس نے ایک عورت کو اپنا حاکم بنایا ہے تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

Copyright © http://www.muftiahmedkhanpuri.com/

کہ: لَنْ يُفْلَحَ قَوْمٌ وَلَّوْا أَمْرَهُمُ امرَأَةً۔ وہ قوم کبھی کامیاب نہیں ہوسکتی جو اپنا حکمران کسی عورت کو بنائے۔

بعد میں تو حضرت عمرؓ کے دورِ خلافت میں یہ سارا علاقہ مسلمانوں کے پاس آ گیا اور فارس کی حکومت بالکلیہ ختم ہوگئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے باذان کو جواب میں یہ بھی کہلوایا تھا کہ تم اپنے رب سے کہو کہ میری حکومت وہاں تک جائے گی جہاں تک تمہاری حکومت ہے۔

بہر حال! میں تو یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ تبارک وتعالی نے جو امتیازی خصوصیات عطا فرمائی تھیں ان میں ایک رعب اور ہیبت تھی۔

دوم: ساری زمین مسجد

دوسری خصوصیت حضرت جابرؓ کی اسی روایت میں ہے کہ: **جلعت لی الارض مسجدا و طهورا فأيما رجل من أمتی أدركته الصلاة فليصل**۔ اللہ تعالی کی طرف سے میرے لیے زمین کو پاکی کا ذریعہ اور نماز کی جگہ بنا دیا گیا، پہلی امتوں میں یہ تھا کہ نماز پڑھنے کے لیے جگہیں مقرر تھیں، جیسے کہ مسجد نماز پڑھنے کے لیے بنائی جاتی ہے۔ چنانچہ ان کے لئے ضروری تھا کہ نماز پڑھنے کے لیے اور عبادت کے لیے جو مکانات بنائے جاتے تھے، اسی میں نماز پڑھ سکتے تھے، اس کے علاوہ عام جگہوں پر نماز پڑھنے کی اجازت نہیں تھی، اللہ تبارک وتعالی نے اس امت کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقے میں یہ خصوصیت عطا فرمائی کہ۔ ایسے تو مسجد ہی میں نماز پڑھنی چاہیے۔ لیکن کبھی کوئی ایسا موقع آئے کہ مسجد نہیں ہے تو کہیں بھی آدمی

Copyright © http://www.muftiahmedkhanpuri.com/

نماز پڑھ سکتا ہے، اسی خصوصیت میں یہ بھی شامل ہے کہ اللہ تعالی نے زمین کو اور مٹی کو پاکی کا ذریعہ بنایا۔ پانی نہیں تو آدمی تیمم کر کے پاکی حاصل کر لے اور نماز کا وقت آجائے تو نماز پڑھ لے، نماز چھوڑنی نہیں چاہیے۔

سوم: مال غنیمت کا حلال ہونا

تیسری بات: نبی کریم ﷺ نے فرمائی کہ: **أحلت لی الغنائم ولم تحل لأحد قبلی** ہمارے لیے اللہ تعالی کی طرف سے مالِ غنیمت کو حلال قرار دیا گیا۔

جہاد کا سلسلہ اگلی امتوں میں بھی تھا؛ لیکن دشمن کے مقابلہ میں کامیابی ہونے کے بعد جو مال و جائداد غنیمت کے طور پر ہاتھ میں آئے اس کو استعمال کرنے کی اللہ تبارک وتعالی کی طرف سے اجازت نہیں تھی؛ بلکہ سارے مال غنیمت کو کسی پہاڑ پر رکھ دیا جاتا تھا، آسمان سے آگ آکر کے اس کو کھا لیا کرتی تھی اور یہ اس بات کی علامت سمجھی جاتی تھی کہ ان کا یہ جہاد اللہ کے یہاں قبول ہو گیا ہے۔ اگلی امتوں میں سے کسی امت کے لیے بھی مالِ غنیمت حلال نہیں تھا۔ نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں اللہ تعالی نے میرے لیے اور میری امت کے لیے اس کو حلال قرار دیا۔

چہارم: شفاعتِ کبری۔

چوتھی خصوصیت جو آپ نے بتلائی وہ یہ ہے کہ: **اعطیت الشفاعة** اللہ تعالی نے مجھے شفاعت کبری عطا فرمائی۔

جب دوسرا صور پھونکا جائے گا اور تمام خلقت کو، اولین وآخرین کو دوبارہ پیدا

Copyright © http://www.muftiahmedkhanpuri.com/

کر کے میدان حشر میں اللہ تبارک وتعالی جمع فرمائیں گے تو یہ سب میدان حشر میں جمع ہوں گے، سورج سوا نیزے پر ہوگا، اور زمین تانبے کی طرح تپی ہوئی ہوگی، اس وقت لوگوں کی بے چینی اور اضطراری کیفیت نا قابل برداشت ہوگی۔ کیوں کہ حساب کتاب کا سلسلہ ابھی شروع نہیں ہوا، خاموشی طاری ہے، اور کسی میں ہمت نہیں کہ اللہ تعالی کی بارگاہ میں عرض کرے کہ حساب کتاب کا سلسلہ شروع کیا جائے، جب اسی حالت پر ایک بڑا طویل زمانہ گذر جائے گا اور لوگ خوب پریشان ہوں گے تو آپس میں مشورہ کریں گے کہ بھائی کسی سے درخواست کی جائے کہ باری تعالی کے حضور میں عرض کرے کہ حساب کتاب کا سلسلہ شروع ہو، جو بھی فیصلہ ہو اس پار یا اس پار؛ یہ انتظار کی گھڑیاں اور یہ تکلیف برداشت نہیں ہوتی۔

چنانچہ سب لوگ مل کر حضرت آدم علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام کے پاس جائیں گے اور عرض کریں گے کہ آپ تو سارے انسانوں کے جدامجد ہیں، اور اللہ تعالی نے براہِ راست اپنے دستِ قدرت سے آپ کو پیدا کیا، آپ کے سامنے تو فرشتوں کو سجدہ کرنے کا حکم دیا، آج اس مصیبت میں ہم گرفتار ہیں، اللہ تعالی سے ہماری سفارش کر کے حساب کتاب کا سلسلہ شروع کروائیے۔ حضرت آدم علی نبینا وعلیہ الصلاۃ والسلام انکار کریں گے کہ میں نہیں کر سکتا؛ البتہ وہ حوالہ دیں گے حضرت نوح علی نبینا وعلیہ الصلاۃ والسلام کا۔

لوگ حضرت نوحؑ کے پاس جائیں گے، وہ بھی انکار کریں گے اور حوالہ دیں گے حضرت ابراہیم علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام کا۔

Copyright © http://www.muftiahmedkhanpuri.com/

لوگ سیدنا ابراہیم علیہ السلام کے پاس جائیں گے، مگر وہ بھی انکار کریں گے، اور حوالہ دیں گے حضرت موسیٰ علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام کا۔

حضرت موسیٰؑ بھی انکار کریں گے، اور حوالہ دیں گے حضرت عیسیٰ علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام کا۔

لوگ ان کی خدمت میں حاضر ہوں گے وہ بھی معذرت کریں گے اور آخر میں وہ حوالہ دیں گے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ لوگ میرے پاس آئیں گے تو میں اللہ کے حضور حاضر ہو کر اللہ کے سامنے سجدے میں گر جاؤں گا اور اللہ تعالی کی ایسی حمد وثنا بیان کروں گا کہ مجھے بھی وہ کلمات اس وقت مستحضر نہیں، اسی موقع پر اللہ تعالی ان کلمات کو میرے اوپر القاء فرمائیں گے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دیر تک سجدے میں رہیں گے، پھر باری تعالی کی طرف سے کہا جائے گا کہ سر اٹھایئے اور کہیے آپ کی بات سنی جائے گی، آپ سفارش کیجئے، آپ کی سفارش قبول کی جائے گی، اس وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عرض کریں گے کہ حساب کتاب کا سلسلہ شروع کیا جائے۔ چنانچہ آپ کی درخواست پر یہ سلسلہ شروع ہوگا، اسی کو 'شفاعت کبریٰ' کہتے ہیں، یعنی ایسی سفارش جس کا فائدہ تمام لوگوں کو حضرت آدم علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام سے لے کر اخیر تک کے تمام لوگوں کو پہنچے گا اور اولین وآخرین اس سے فائدہ اٹھائیں گے، اور اس سے راحت محسوس کریں گے۔ یہی وہ 'مقام محمود' ہے جس کا اللہ تبارک وتعالی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو قرآن پاک میں **عسى أن يبعثك ربك مقاما محمودا** والی آیت میں وعدہ فرمایا ہے۔

Copyright © http://www.muftiahmedkhanpuri.com/

پنجم: بعثتِ عامہ

اور آگے نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں **وكان النبی یبعث إلی قومه خاصة فبعثتُ إلی الناس عامة**، کہ اگلے جتنے نبی بھی گذرے ان کا حال تو یہ تھا کہ وہ صرف اپنی قوم کی طرف اللہ کا پیغام لے کر اور نبی بنا کر بھیجے جاتے تھے، جب کہ اللہ تعالی نے مجھے ساری انسانیت کی طرف نبی بنا کر بھیجا۔ یہ بھی آپ کی خصوصیت ہے۔

دو اور خصوصیات، جوامع الکلم اور ختم نبوت

حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت میں دو چیزوں کا مزید اضافہ ہے، **وأعطیت جوامع الكلم**، اللہ تبارک وتعالی کی طرف سے مجھے جامع کلمات دیے گئے، اسی کو میں بیان کرنا چاہتا ہوں۔ یعنی اللہ تبارک وتعالی نے حضور پاک ﷺ کو وہ صلاحیت عطا فرمائی تھی کہ مختصر جملے فرماتے تھے؛ لیکن اس میں بہت سارے معانی چھپے ہوئے ہوتے تھے۔ الفاظ کم اور معانی بہت زیادہ ہوں ایسے کلمات کو 'جامع کلمات' کہتے ہیں۔ یہ حضور اکرم ﷺ کا امتیازی وصف تھا۔

اور ایک مزید خصوصیت حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت میں یہ بھی مروی ہے کہ **ختم بی النبیون**، میرے ذریعہ نبیوں کے سلسلے کو اللہ تبارک وتعالی نے پایۂ تکمیل تک پہنچایا۔ آپ کے بعد کوئی نبی آنے والا نہیں، آپ خاتم النبیین ہیں، نبوت کے سلسلے کو کمال وتمام پر پہنچانے والے ہیں، اور آپ کے بعد نبوت والا کام اللہ تبارک وتعالی نبی کریم ﷺ کی امت کے ذریعہ لیں گے۔

Copyright © http://www.muftiahmedkhanpuri.com/

پریشانی میں مومن کی مدد

بہر حال میں یہ عرض کر رہا تھا کہ حضرت ابو ہریرہؓ کی جو روایت میں نے پیش کی ہے، اس میں نبی کریم ﷺ نے جو باتیں ارشاد فرمائی ہیں وہ جامع کلمات سے تعبیر کی جاتی ہیں، اور اس میں پہلی بات جو نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمائی وہ یہ ہے:

من نفس عن مؤمن كربة من كرب الدنيا نفس الله عنه كربة من كرب يوم القيامة۔

جو آدمی کسی مسلمان کے لیے دنیا کی ایک تکلیف کو، معمولی تکلیف کو ہی سہی، دور کرے گا تو اللہ تبارک تعالی اس کی آخرت کی بہت بڑی تکلیف کو اور پریشانی کو دور فرمائیں گے۔ گویا دنیا میں کسی مؤمن کی معمولی تکلیف دور کرنے پر اللہ تبارک وتعالی کی طرف سے آخرت کی بڑی پریشانی اس سے دور کی جائے گی۔

مخلوق کے ساتھ اللہ تعالی کی محبت۔

اللہ تبارک وتعالی کا اپنی مخلوق کے ساتھ بہت شفقت کا معاملہ ہے اور اللہ تعالی کو اپنی مخلوق کے ساتھ بڑی محبت ہے۔ اور کیوں نہ ہو؟ اللہ تعالی نے ہی تو مخلوق کو پیدا فرمایا ہے۔ ہم کوئی چیز بناتے ہیں تو ہماری بنائی چیز ہم کو بڑی اچھی لگتی ہے، چاہے دنیا پسند کرے یا نہ کرے، ہمارے دل میں تو لگی رہتی ہے، کوئی اس کے متعلق ایک لفظ بھی بولے تو ہمیں گوارا نہیں ہوتا۔ اسی طرح اللہ تعالی نے چوں کہ

Copyright © http://www.muftiahmedkhanpuri.com/

اپنی مخلوق کو پیدا فرمایا اس لیے اپنی مخلوق کے ساتھ بڑی محبت ہے، بڑی شفقت اور مہربانی ہے۔

چنانچہ حدیث پاک میں آتا ہے، نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں، **الخلق عیال الله، فأحب الخلق إلى الله من أحسن إلى عياله** (شعب الایمان، بیہقی: ۴۵٦۹)

مخلوق اللہ کا کنبہ ہے، ساری مخلوق اللہ کا پریوار ہے، دیکھو، یہاں نبی کریم ﷺ مخلوق کو اللہ کے کنبے سے تعبیر فرماتے ہیں، ایک آدمی کو اپنے کنبے کے ساتھ اور اپنے پریوار کے ساتھ کیسا محبت کا تعلق ہوتا ہے وہ ہم جانتے ہی ہیں۔

حدیث شریف میں ساری مخلوق کو اللہ کا کنبہ کہا گیا۔ اس میں کوئی تفریق نہیں، کوئی بھی ہو؛ چاہے وہ مؤمن ہو یا کافر ہو، اور اسی طریقے سے انسان ہو یا کوئی جانور ہو، سب ہی کو پریوار سے تعبیر کیا گیا۔ اور پھر نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں: **فأحب الخلق إلى الله من أحسن إلى عياله۔** اللہ کی مخلوق میں سب سے زیادہ محبوب اللہ کی نگاہوں میں وہ ہے جو اللہ کے اس کنبے کے ساتھ بھلائی کا سلوک کرتا ہو۔ معلوم ہوا کہ جو بندہ اللہ کی مخلوق کے ساتھ مہربانی کا معاملہ کرے گا اللہ تعالی اس سے بڑے خوش ہوتے ہیں اور بہت راضی ہوتے ہیں۔

کرو مہربانی تم اہل زمین پر۔

اسی لیے ایک اور روایت میں نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں، **الراحمون يرحمهم الرحمن تبارك و تعالى، ارحموا من فی الارض يرحمكم من**

Copyright © http://www.muftiahmedkhanpuri.com/

فی السماء (ترمذی : ۱۸۴۳)۔ کہ جو لوگ اللہ کی مخلوق کے اوپر مہربانی اور شفقت کرنے والے ہیں، ان کے اوپر اللہ تعالی رحمت، مہربانی اور شفقت کا معاملہ کرتا ہے، اس لیے تم زمین والوں پر رحم کرو، آسمان والا تم پر رحم کرے گا۔

کرو مہربانی تم اہل زمین پر -- خدا مہرباں ہوگا عرش بریں پر

کسی نے اس شعر میں حدیث کے اُن الفاظ کا ترجمہ یوں کیا ہے۔

خلاصہ یہ کہ اللہ تعالی کو اپنی مخلوق کے ساتھ بڑی شفقت ہے، اسی لیے کسی مخلوق کے ساتھ جب کوئی آدمی بھلائی کا معاملہ کرتا ہے تو اللہ تعالی اس کو بہت بڑے انعام سے نوازتے ہیں۔

اللہ تعالی کی اپنی مخلوق کے ساتھ ناقابل بیان محبت

اللہ تعالی کو اپنی مخلوق کے ساتھ کیسا محبت کا تعلق ہے۔!

اور اس میں بھی انسانوں کے ساتھ تو ناقابل بیان محبت ہے۔

بخاری شریف میں کتاب الادب کی روایت ہے، حضرت عمرؓ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ، کی خدمت میں کچھ قیدی لائے گئے۔ ان قیدیوں میں ایک عورت بھی تھی، اس عورت کا کوئی دودھ پیتا بچہ تھا، جو اس وقت اس کے پاس نہیں تھا اور اس وقت اس عورت کی چھاتیوں میں دودھ جوش مار رہا تھا۔ جو عورت دودھ پلانے والی ہوتی ہے، اس کے دودھ پلانے کے زمانے میں جب اس کی چھاتیوں میں دودھ جمع ہوجاتا ہے تو عورت بے چین ہوجاتی ہے، اور جب تک وہ بچے کو دودھ نہ پلادے اس کو سکون وچین حاصل نہیں ہوتا۔ یہ عورت بھی چھاتیوں

Copyright © http://www.muftiahmedkhanpuri.com/

میں دودھ جمع ہونے کی وجہ سے بے قرار تھی اور چکر کاٹ رہی تھی۔ اتنے میں اس کو اپنا بچہ نظر آیا تو جلدی سے لے کر اس کو اپنی چھاتی سے لگا لیا۔ اس منظر کو دیکھ کر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرات صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے دریافت فرمایا کہ تمہارا کیا خیال ہے؟ کیا یہ عورت اپنے بچے کو آگ میں ڈال سکتی ہے؟

نبی کریم ﷺ کے اس سوال کے جواب میں حضرات صحابہ ؓ نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول یہ ہرگز اپنے بچے کو آگ میں نہیں ڈالے گی۔

اس پر حضور ﷺ نے فرمایا: **للّٰہ أرحم بعبادہ من ھذہ بولدھا** یہ عورت اپنے بچے کے ساتھ جیسی مہربان ہے، اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے ساتھ اس سے زیادہ مہربان ہیں اور اللہ تعالیٰ کو اپنے بندوں کے ساتھ اس سے زیادہ محبت فرماتے ہیں۔

دنیا کی ایک فیصد محبت اور آخرت کی ننانوے فیصد محبت

حدیث پاک میں آتا ہے، بخاری شریف کتاب الادب کی روایت ہے کہ: اللہ تعالیٰ کی صفتِ رحمت کے ننانوے حصوں میں سے ایک حصہ دنیا میں اتارا گیا ہے اور اسی کا اثر ہے کہ ماں اپنے بچے سے، جانور، انسان، جتنی بھی مخلوقات ہیں وہ ایک دوسرے کے ساتھ مہربانی اور سلوک کرتی ہیں۔ حدیث میں نبی کریم ﷺ مثال سے سمجھاتے ہیں کہ گھوڑی کو دیکھا ہوگا کہ وہ اپنا پیر اونچا رکھتی ہے کہ کہیں بچہ اس کی وجہ سے کچل نہ جائے، رات بھر ایک پیر اونچا رکھ کر کھڑی رہے گی کہ بچہ اس کے پیروں تلے کچل نہ جائے۔ (بخاری، کتاب الادب، ۵۶۵۴)

Copyright © http://www.muftiahmedkhanpuri.com/

ایک جانور میں محبت کا جو یہ اثر آیا ہے وہ اللہ تبارک وتعالی کی اسی صفت کا اثر ہے، اور دنیا میں ایک حصے کا یہ اثر ہے تو جب قیامت کے روز باقی حصوں کا ظہور ہوگا تو اس وقت کیا حال ہوگا؟ اللہ تعالی کی اسی رحمت کا نتیجہ ہوگا کہ اس وقت کافر بھی امید رکھیں گے کہ ہمارے ساتھ بھی کچھ رحمت کا معاملہ ہو جائے گا۔

لله أرحم بعباده من أم الأفراخ بفراخها

ایک اور روایت ہے، حضرت عامرؓ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم لوگ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک آدمی ایک چادر اوڑھے ہوئے آیا۔ اس نے اپنے ہاتھ کے اوپر بھی چادر لپیٹ رکھی تھی، جب وہ نبی کریم ﷺ کے خدمت میں حاضر ہوا تو آ کر اس نے عرض کیا کہ

اے اللہ کے رسول! میں درختوں کے ایک جھنڈ کے پاس سے گذر رہا تھا۔ مجھے اس کے اندر سے پرندے کے بچوں کے بولنے کی آواز آئی، میں اندر گیا تو دیکھا کہ چھوٹے چھوٹے بچے ہیں، میں نے ان بچوں کو اپنے ہاتھ میں لے کر اپنی چادر اس پر ڈال دی، جب میں درختوں کے اس جھنڈ سے باہر آیا تو پرندوں کی ماں میرے سر پر چکر کاٹنے لگی، اور منڈلانے لگی۔ اس منظر کو دیکھ کر میں نے وہ چادر جو بچوں کے اوپر ڈھانپ رکھی تھی وہ ہٹا دی، بچے ابھی اس قابل نہیں ہوئے تھے کہ خود اڑ سکیں، اس لیے وہ تو اڑ نہ سکے؛ مگر جب چادر ہٹائی تو وہ ماں آ کر اپنے بچوں کے ساتھ بیٹھ گئی اور چپک گئی۔ میں اس کو اٹھا رہا ہوں اور نکال رہا ہوں، مگر وہ جانے کا نام نہیں لیتی تھی، بالآخر میں نے اس پر بھی کپڑا ڈال دیا اور یہ سب میرے پاس ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، نیچے رکھو، انہوں نے کپڑا ہٹایا اور بچوں کو نیچے

Copyright © http://www.muftiahmedkhanpuri.com/

رکھا تو وہ ماں بھی ان کے ساتھ تھی۔ دیکھئے! ماں تو اڑ سکتی تھی؛ لیکن اپنے بچوں کی وجہ سے وہ اپنی جان کو جوکھوں میں ڈالے ہوئے نہیں اڑ رہی ہے۔

اس منظر کو دیکھ کر نبی کریم ﷺ نے حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا: **أتعجبون لرحم أم الأفراخ بفراخها، فوالذی بعثنی بالحق لله أرحم بعباده من أم الأفراخ بفراخها۔** (مشکوۃ شریف: ۲۳۷۷)

بچوں کی ماں کو اپنے بچوں کے ساتھ مہربانی، شفقت اور محبت کا جو تعلق ہے اس پر تم کو تعجب ہوتا ہے، قسم ہے اس ذات کی جس نے مجھے دینِ حق لے کر بھیجا ہے، اللہ تبارک و تعالی کو اپنے بندوں کے ساتھ اس سے زیادہ محبت اور تعلق ہے، جتنا اس ماں کو اپنے بچوں کے ساتھ ہے۔

انسان کی مادی وروحانی ضرورتوں کا انتظام

اللہ تعالی نے اسی محبت کی وجہ سے پوری انسانیت، بلکہ پوری کائنات کی تمام ضرورتوں کا اس دنیا میں انتظام کر دیا، مادی بھی اور روحانی بھی۔ دنیا میں اگر ہماری تمام مادی ضرورتیں پوری کی جا رہی ہیں، کھانے پینے، رہنے، وغیرہ کی، وہیں ہماری روحانی ضرورتوں کو پورا کرنے کے لیے بھی اللہ تبارک و تعالی نے حضرات انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام کی بعثت کا سلسلہ جاری فرمایا، کہ وہ آ کر اللہ کے بندوں کو بتلائیں کہ اللہ تعالی اپنے بندوں سے کیا چاہتے ہیں، کیوں پیدا کیا ہے؟

اللہ تعالی خود فرماتے ہیں کہ ساری کائنات کو ہم نے اپنی نعمتوں سے بھر دیا ہے، **وسخر لكم ما فی السموت وما فی الأرض وأسبغ علیکم نعمه**

Copyright © http://www.muftiahmedkhanpuri.com/

ظاهرة و باطنة، اللہ تعالی نے جو کچھ آسمان و زمین میں ہیں، وہ تمہارے لیے مسخر کر دیا ہے، یعنی تمہاری خدمت میں لگا دیا ہے، اور اللہ نے اپنی ظاہری اور باطنی نعمتیں تم پر بارش کی طرح برسا دی ہیں۔

اللہ تعالی نے کائنات میں حضرات انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام کا جو سلسلہ جاری کیا ہے وہ بھی اسی محبت کی وجہ سے ہے کہ اللہ کے بندے اللہ سے بچھڑے ہوئے نہ رہیں، اللہ کے نبی آ کر ان کو بتلائیں کہ وہ اپنا تعلق اللہ تعالی کے ساتھ کس طرح قائم کر سکتے ہیں، اس لیے کہ یہ چیز اللہ تعالی اپنے نبیوں کے ذریعہ نہ بتلاتے تو انسانیت کو اس کا پتہ نہ چلتا۔

حواس کے ذریعہ مرضی مولی کو معلوم کرنا ممکن نہیں

آدمی کی اپنی عقل اور اپنے حواس یعنی وہ ظاہری اعضاء، جن سے ہم مختلف معلومات حاصل کرتے ہیں، آنکھوں سے دیکھ کر، کانوں سے سن کر، ہاتھوں سے چھو کر، زبان سے چکھ کر، ان سارے اعضاء میں سے کسی میں صلاحیت نہیں کہ وہ اللہ تعالی کی مرضی اور نامرضی کو معلوم کر سکیں۔ آدمی کی عقل میں بھی وہ صلاحیت نہیں کہ وہ اللہ تعالی کی مرضی اور نامرضی کو جان سکے۔

اللہ کی مرضی اور نامرضی تو بہت بڑی بات ہے، ایک اپنے جیسے انسان کی مرضی بھی نہیں جان سکتا۔ ایک آدمی سامنے بیٹھا ہے، کیا میں اور آپ یہ دعوی کر سکتے ہیں کہ میرے سامنے بیٹھا ہوا آدمی مجھ سے کیا چاہتا ہے، کس چیز سے خوش ہے، کس چیز سے ناراض ہے۔ جب ایک آدمی اپنے جیسے انسان کی مرضی اور نامرضی کو اس

Copyright © http://www.muftiahmedkhanpuri.com/

کے بتلائے بغیر نہیں جان سکتا تو اللہ تعالی کی مرضی اور نا مرضی کا پتہ اس کے بتلائے بغیر کیسے چلے گا ؟اسی لیے حضرات انبیاء علیہم الصلوۃ و السلام کے سلسلے کو جاری کیا گیا۔

گو یا اللہ تعالی نے اپنی ذات کے ساتھ تعلق قائم کرنے کے لیے ہی حضرات انبیاء کی بعثت کا سلسلہ جاری فرمایا اور اخیر میں نبی کریم ﷺ کو انہی حضرات انبیاء کا سردار بنا کر آپ کی ذات اقدس پر نبوت مکمل فرمائی تو پھر اس سلسلہ کو قیامت تک آپ کی امت کے ذریعہ جاری رکھا۔

اللہ کہاں ہوتے ہیں؟

حدیث میں آتا ہے، مسلم شریف (۴۶۶۷) میں حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے، قیامت کے روز اللہ تبارک وتعالی انسان کو کھڑا کر کے سوال کریں گے۔

دیکھو، انسانوں کے ساتھ اللہ تعالی کو کیسا تعلق ہے، کیسی محبت ہے؟

پوچھیں گے کہ اے ابن آدم، اے انسان ! میں بیمار ہوا، مگر تو نے میری خبر گیری نہیں کی اور میری عیادت اور تیمارداری نہیں کی، اس کے جواب میں انسان عرض کرے گا، اے باری تعالی ! آپ تو رب العالمین ہیں، بھلا آپ کیسے بیمار ہو سکتے ہیں اور میں کیسے آپ کی تیمار داری کر سکتا ہوں؟ باری تعالی جواب میں فرمائیں گے: تجھے معلوم نہیں کہ میرا فلاں بندہ بیمار ہوا تھا اور تو نے اس کی خبر نہیں لی، تجھے معلوم نہیں اگر تم اس کی خبر لیتے اور اس کی عیادت کرتے، تیمارداری کرتے

Copyright © http://www.muftiahmedkhanpuri.com/

تو مجھ کو وہاں پر پاتے۔

آپ اندازہ لگائیں، بندے پر آنے والی بیماری کو اللہ تعالی منسوب کر رہے ہیں، کس کی طرف، اپنی طرف۔

اللہ کی شان تو بہت اونچی ہے، اللہ تعالی تو ان ساری چیزوں سے پاک اور منزہ ہے، لیکن بندوں سے اپنا تعلق ظاہر کرنے کے لیے اللہ تعالی اس انداز میں سوال کرتے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کو بیان کر کے بتلانا چاہتے ہیں کہ اللہ تبارک وتعالی کو اپنے بندوں کے ساتھ کیسا تعلق ہے؟

آگے اسی روایت میں ہے، اللہ تعالی انسان سے پوچھیں گے، اے ابن آدم! میں نے تجھ سے کھانا مانگا مگر تو نے مجھے کھانا نہیں دیا، اس کے جواب میں وہ عرض کرے گا: باری تعالی! آپ تو رب العالمین ہیں، بھلا میں آپ کو کیسے کھانا کھلا سکتا ہوں؟ باری تعالی فرمائیں گے: تجھے معلوم نہیں، میرے فلاں بندے نے تجھ سے کھانا مانگا تھا؛ لیکن تو نے اس کو کھانا نہیں دیا، تجھے معلوم نہیں اگر تو اس کو کھانا دیتا تو اس کا اجر اور ثواب یہاں پاتا۔

دیکھو! بندے کی بھوک کو اور بندے کی کھانے کی حاجت کو اللہ تبارک وتعالی اپنی طرف جوڑ رہے ہیں، حالاں کہ اللہ تعالی محتاج نہیں ہے، اللہ تو ان ساری چیزوں سے پاک ہے۔

اسی حدیث میں آگے ہے، باری تعالی فرماتے ہیں: اے ابن آدم! میں نے تجھ سے پانی مانگا، تو نے مجھے پانی نہیں دیا، انسان وہی جواب عرض کرے گا، باری تعالی آپ تو رب العالمین ہیں، بھلا میں آپ کو کیسے پانی پلا سکتا ہوں؟ آپ تو کہاں

Copyright © http://www.muftiahmedkhanpuri.com/

پیاسے ہو سکتے ہیں، تو باری تعالی فرمائیں گے، میرے فلانے بندے نے تجھ سے پانی مانگا تھا، تم نے اسکو پانی نہیں دیا اگر دیتے تو اس کا اجر اور ثواب یہاں پاتے۔

لوگوں کو اللہ سے جوڑنا بڑا نیکی کا کام ہے۔

ہمارے حضرت مفتی محمود حسن صاحب نور اللہ مرقدہ فرمایا کرتے تھے، کہ جب کسی بیمار کی خبر لینے پر اور کسی بھوکے کو کھانا کھلانے پر اور کسی پیاسے کو پانی پلانے پر اللہ تعالی اتنا راضی ہوتے ہیں اور اس کو ایسے ہی چھوڑ دینے سے اللہ تعالی قیامت کے روز اس انداز میں اپنی ناراضگی کا اظہار فرمائیں گے تو اللہ کے جو بندے اللہ سے بچھڑے ہوئے ہیں، اللہ کا حق ادا نہیں کر رہے ہیں اور اپنی جہالت کے سبب جانتے بھی نہیں کہ اللہ کا ہم پر کیا حق ہے تو جو حضرات اللہ کے ان بندوں کے پاس جا جا کر کے ان کو اللہ کے حق سے آگاہ کریں، ان کا تعلق اللہ تعالی کے ساتھ جوڑیں، ان کو دعوت دے کر اللہ کے گھر میں لا کر اللہ کے سامنے کھڑا کریں اور اللہ کے ساتھ اس کا تعلق جوڑیں تو اس پر اللہ تعالی کتنا راضی ہوں گے؟

دعوت و تبلیغ کا سلسلہ۔

دعوت و تبلیغ کے سلسلہ میں یہی تو ہوتا ہے۔ اس حدیث کو سامنے رکھ کر سوچیں تو پھر اس کام کے متعلق کچھ کہنے کی ضرورت ہی نہیں۔ کسی انسان کی جتنی بھی حاجتیں ہوں، مادی ہوں یا جسمانی ہوں اس میں روحانی حاجت سب سے مقدم ہے۔ اس لیے انسان کو اللہ کے حقوق کی ادائیگی کی طرف متوجہ کرنا، اس کے لیے

Copyright © http://www.muftiahmedkhanpuri.com/

آمادہ کرنا، اس کے دل میں اس کے واسطے رغبت پیدا کر کے تیار کرنا، اللہ کے ساتھ اس کا تعلق جوڑنا، یہ سب وہ کام ہیں جس سے اللہ تعالیٰ ایسے راضی ہوں گے جس کی کوئی انتہا نہیں۔

جانوروں کے ساتھ حسنِ سلوک پر مغفرت۔

مخلوق کے ساتھ بھلائی کرنے میں تو اللہ کا معاملہ اس قدر مہربانی کا ہے کہ جانوروں کے ساتھ کوئی بھلائی کرتا ہے تو اس پر بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے مغفرت کے فیصلے کیے جاتے ہیں۔

بخاری شریف میں روایت ہے کہ ایک مرتبہ ایک آدمی سفر میں کہیں جا رہا تھا، دورانِ سفر وہ جنگل سے گذر رہا تھا اور اس کو پیاس لگی۔ اس نے دیکھا کہ وہاں ایک کنواں ہے۔ اس زمانہ میں کنویں کچے ہوا کرتے تھے، اور کنوں میں اندر اترنے کے لیے خانے بنے ہوئے ہوتے تھے، جن میں ہاتھ پاؤں ڈال کر نیچے اترنا ہوتا تھا۔ وہاں ڈول نہیں تھی، اس لیے وہ آدمی اپنی پیاس بجھانے کے لیے خانوں میں ہاتھ پاؤں ڈال کر نیچے اترا اور اپنی پیاس بجھائی۔ اوپر آیا تو دیکھا کہ ایک کتا پیاس کی وجہ سے کنویں کے پاس پڑی ہوئی گیلی مٹی چاٹ رہا ہے اور بے چین ہے۔ اس نے کتے کی یہ کیفیت دیکھ کر محسوس کیا کہ پیاس کی جو شدت اور تکلیف میں نے محسوس کی تھی یہ جانور بھی اسی سے دوچار ہے۔ یہ سوچ کر اس کو کتے پر رحم آیا، مگر اس کے پاس ڈول رسی تو تھی نہیں اور کوئی برتن بھی نہیں تھا۔ آخر اس نے یہ تدبیر کی کہ چمڑے کے جو موزے پہن رکھے تھے وہ اتارے اور اندر دوبارہ اسی

Copyright © http://www.muftiahmedkhanpuri.com/

طرح اترا، موزوں کو پانی سے بھر کر اپنے دانتوں سے پکڑا، چوں کہ ہاتھوں کو تو خانوں میں ڈال کر اوپر چڑھنا تھا اس لیے ہاتھوں سے موزہ نہیں پکڑ سکتا تھا۔ اس طرح پانی بھرے ہوئے موزے اوپر لا کر اس پیاسے کتے کو پانی پلایا اور اس کی پیاس بجھائی۔

نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں: **شکر اللّٰہ سعیہ** اللہ نے اس کی یہ سعی اور کوشش قبول کر لی اور اس کے لیے جنت کا فیصلہ فرمایا۔

ہر جاندار کے ساتھ بھلائی کرنے پر اجر ہے۔

یہ واقعہ سن کر حضرات صحابہ رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین کو بڑا تعجب ہوا کہ ایک کتے جیسا جانور، جس کو لوگ دھتکارتے ہیں، قریب آجائے تو ہم اور آپ بھی اس کو بھگا دیتے ہیں، ایسے جانور کے ساتھ اس طرح معاملہ کرنے پر اللہ تعالی کی طرف سے جنت کا اور مغفرت کا فیصلہ کیا جاتا ہے۔ اس لیے حضرات صحابہؓ نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا:

یا رسول اللّٰہ! أ لنا فی البھائم أجر؟ اے اللہ کے رسول! کیا ہمارے لیے جانوروں میں بھی اجر وثواب ہے؟ یعنی جانوروں کیساتھ اچھا سلوک کریں گے تو اس پر ثواب ملے گا؟ جیسے کہ کتے کو پانی پلایا تو وہ شخص جنت میں چلا گیا؟

نبی کریم ﷺ جواب میں ارشاد فرماتے ہیں، **فی کل ذات کبد رطبة أجر**۔ ہر تر جگر والے یعنی ہر جاندار کے ساتھ بھلائی کرو گے تو اللہ تعالی اجر عطا فرمائیں گے۔

Copyright © http://www.muftiahmedkhanpuri.com/

مکھی کی پیاس بجھانا مغفرت کا سبب بن گیا

اللہ تعالی کی کسی بھی مخلوق کو آدمی فائدہ پہنچا تا ہے تو اللہ تعالی اس پر راضی ہوتے ہیں۔

کتابوں میں واقعہ لکھا ہے کہ ایک بہت بڑے عالم تھے اور مختلف طریقوں سے وہ دین کی خدمت انجام دیتے تھے، پڑھنے پڑھانے کا بھی سلسلہ تھا، وعظ و تذکیر کا بھی تھا، دعوت وتبلیغ کا بھی تھا، تصنیف و تالیف کا بھی تھا، مختلف طریقوں سے وہ دین کی خدمت انجام دیتے تھے اور بڑا اونچا مقام تھا۔ ان کا انتقال ہوا تو انتقال کے بعد کسی نے پوچھا کہ اللہ تعالی تبارک وتعالی نے کیا معاملہ فرمایا۔ انہوں نے فرمایا کہ دوسرے سب اعمال تو ایک طرف رہ گئے، مگر ایک مکھی کی وجہ سے اللہ نے مغفرت فرمادی۔ پوچھا گیا کہ وہ کیسے؟ تو بتایا کہ میں ایک مرتبہ حدیث شریف لکھ رہا تھا، قلم کو روشنائی کے دوات سے نکال کر لکھنے کے لیے کاغذ پر رکھنا چاہتا تھا، اتنے میں ایک مکھی آئی، قلم کی نیب پر بیٹھ گئی اور روشنائی پینے لگی، اپنی پیاس بجھانے لگی۔ میں نے اپنے لکھنے کا عمل روک دیا، سوچا اس کو پی لینے دوں۔ جب وہ اپنی پیاس بجھا کر اڑ گئی تو اس کے بعد میں نے اپنے لکھنے کا عمل شروع کیا۔ اللہ تعالی نے اسی پر میری مغفرت فرمادی۔

بہر حال میں یہ عرض کر رہا تھا کہ اللہ تبارک وتعالی کے یہاں مخلوق کے ساتھ حسن سلوک کی بڑی قدر ہے۔ اس لیے جو شخص کسی مومن کی دنیا کی کوئی معمولی تکلیف دور کرے گا، اللہ تعالی قیامت کی بڑی تکلیف اس سے دور فرمائیں گے۔

Copyright © http://www.muftiahmedkhanpuri.com/

اس میں ہر نوع کی تکلیف شامل ہے، مادی اور مالی بھی شامل ہے، روحانی بھی ہے، جسمانی بھی ہے۔

جو روایت میں نے پیش کی تھی، اس میں اسی طرح کی چیزوں کی نبی کریم ﷺ نے تاکید فرمائی ہیں۔

تنگ دست اور مصیبت زدہ کو راحت پہنچانا

چنانچہ آگے آپ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں: **من یَسَّرَ علیٰ مُعْسِرٍ یَسَّرَ اللّٰہُ عَلَیْہِ فِیْ الدنیا و الاخرۃ۔**

جو شخص کسی تنگ دست آدمی پر آسانی کرے گا، اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت میں اس پر آسانی فرمائیں گے۔

ایک آدمی تنگ دست ہے اور تنگ دستی کی وجہ سے وہ آپ کا حق ادا نہیں کر سکتا، جیسے کہ کسی نے اپنی ضرورت کے واسطے آپ سے کوئی قرض لیا اور اپنے آئندہ کے حالات کے مطابق وعدہ بھی کیا۔ اسکا بیٹا کہیں کما رہا ہے، یا کسی نے اس کو وعدہ کیا ہے کہ آئندہ مہینے میں آپ کو اتنا پیسہ دوں گا، لیکن اِس وقت اُس کو ضرورت ہے، وہ آپ کے پاس آیا اور یہ کہہ کر کہ آئندہ مہینے کی دس تاریخ کو میرے پاس ۵۰۰ روپے آنے والے ہیں، مگر مجھے ابھی ضرورت ہے، مجھے دوسو روپے قرض دے دو، اور آپ نے دے دیے۔ اب آئندہ مہینے کی دس تاریخ آئی تو اس کو جس نے وعدہ کیا تھا اس نے نہیں دیے، پیسے نہیں آئے۔ اس کی طرف سے آپ کا قرضہ ادا کرنے کا وعدہ اسی پر تھا، اب وہ ادا کرنے پر قادر نہیں ہے، تو نبی کریم ﷺ

Copyright © http://www.muftiahmedkhanpuri.com/

فرماتے ہیں: آپ پٹھانی اوگھرانی (وصولی) مت کرو، بلکہ ذرا مہلت دو۔

مطل الغنی ظلم۔

ایک وہ آدمی ہوتا ہے جو ادا کرسکتا ہے، اس کے پاس مال ہے، اس کے باجود ادا نہیں کرتا، اس کے سلسلے میں حدیث میں آتا ہے: **مطل الغنی ظلم**، کہ جو آدمی ادا کرنے کی طاقت رکھنے کے باوجود دیر کرتا ہے تاخیر کرتا ہے، وعدے کے مطابق ادا نہیں کرتا تو یہ اس کی طرف سے زیادتی ہے، اس کے ساتھ آپ سختی کا معاملہ کرنا چاہیں تو کرسکتے ہیں؛ لیکن جو آدمی اسباب نہ ہونے کی وجہ سے ادا نہیں کر پاتا تو ایسے شخص کو مہلت دینی چاہیے، قرآن میں اللہ تعالی نے سورہ بقرہ میں اسی کا حکم دیا ہے، وہاں یہ بھی فرمایا گیا کہ اگر آپ معاف کردیں تو بہت اچھا۔

مسلمان کی عیب جوئی اور عیب پوشی

تیسری بات نبی کریم ﷺ نے فرمائی: **من ستر مسلما ستره اللہ فی الدنیا و الآخرة**۔ جو کسی مسلمان کی عیب پوشی کرے گا، اس کے عیب چھپائے گا تو اللہ تعالی دنیا و آخرت میں اس کا عیب چھپائیں گے۔

یہ بھی بہت اہم چیز ہے، خاص کر اس زمانے میں ہمارا دیندار طبقہ بھی اس مصیبت میں گرفتار ہے، ہم اور آپ اپنے آس پاس اور اپنے ملنے والے بہت سے لوگوں کے متعلق اپنے دلوں میں ناروا جذبات لیے پھرتے ہیں اور ذرا موقع ملا تو کوئی کسی کو چھوڑنے کا نام نہیں لیتا۔ بعض تو باقاعدہ دوسروں کے عیوب معلوم

Copyright © http://www.muftiahmedkhanpuri.com/

کرنے کے درپے ہوتے ہیں، حالاں کہ اس پر حدیثِ پاک میں بڑی وعید آئی ہے، نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں جو لوگوں کے عیب تلاش کرتا ہے، اگر وہ گھر کے اندر بھی کوئی جرم کرے گا تو اللہ تعالی اس کو ظاہر کرے گا اور رسوا کرے گا۔ اس کے لیے تو بڑی سخت وعید ہے ہی۔

لیکن اگر ہم نے کسی کے عیب کو تلاش نہیں کیا، ہمارے اختیار کے بغیر اور ہماری طرف سے کوئی کوشش نہ ہونے کے باوجود ہمارے سامنے اس کی کوئی بات آ گئی تو شریعت یہ کہتی ہے آپ اس کی پردہ پوشی کریں۔

حضرت عیسی علیہ السلام نے اپنے حواریوں سے کہا: بتاؤ تمہارا بھائی سویا ہوا ہے، اور ہوا کے ذریعہ اس کا کپڑا اڑ جائے اور اس کے ستر کا کچھ حصہ کھل جائے تو تم کیا کرو گے؟ انہوں نے کہا کہ ہم اس کو ڈھانپ لیں گے۔ حضرت عیسی علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا کہ نہیں تم تو اس کو اور زیادہ کھول دو گے۔ اس پر انہوں نے عرض کیا کہ اے اللہ کے نبی! بھلا ایسا کون کرے گا؟ کہا تم ہی تو کرتے ہو؟ تمہارے بھائی کی کوئی بات تمہارے سامنے آتی ہے تو تم ساری دنیا میں اس کو پھیلاتے ہو۔ یہ اس کو برہنہ کرنا اور ننگا کرنا نہیں ہے تو اور کیا ہے؟

مسلمان کی مدد۔

آگے نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں: **واللہ فی عون العبد ما کان العبد فی عون أخیہ۔**

اللہ تعالی اپنے بندے کی مدد میں ہوا کرتے ہیں، جب تک بندہ اپنے بھائی

Copyright © http://www.muftiahmedkhanpuri.com/

کی مدد میں ہوتا ہے۔ گویا آپ اپنی مشکلات کو حل کرنا چاہتے ہیں تو اس کا آسان نسخہ یہ ہے کہ آپ اپنے بھائیوں کی مشکلات کو حل کرنے میں لگ جائیں۔

ہمارے اپنے ذاتی بہت سے مسائل ایسے ہوتے ہیں جو ہمارے قابو سے باہر ہوتے ہیں، ہم اپنے آپ ان مسائل کو حل نہیں کر پاتے، اس کے لیے کیا تدبیر اختیار کی جائے؟ اس کی بڑی آسان تدبیر ہے۔ تمہارے بھائیوں کے بھی اسی طرح کے بہت سارے مسائل ہیں، تم خود تو اپنا مسئلہ حل نہیں کر سکتے ہیں، البتہ تمہارے بھائیوں کے اس طرح کے الجھے ہوئے مسائل میں سے بہت سے مسائل کو حل کرنے کی تمہارے اندر طاقت ہے۔ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: تم اس کا کام کر دو، تو اللہ تعالی تمہارا کام کر دے گا۔ کتنا آسان طریقہ ہے۔

مسلمان کی دینی خیر خواہی۔

بہر حال میں یہ عرض کر رہا تھا کہ اللہ تعالی نے اپنی مخلوق کے ساتھ حسن سلوک کی جو تاکید فرمائی ہے اسی کا اولین اور عظیم شعبہ یہ ہے کہ ہم دین کی نسبت سے اپنے بھائیوں کی زیادہ سے زیادہ خیر خواہی کریں۔ اپنی اصلاح، اپنی فکر اور اپنے آپ کو دین سکھانے کے ساتھ اپنے جو بھائی دین سے بے خبر ہیں اور دینی احکام سے ناواقف ہیں، اللہ تعالی سے کٹے ہوئے اور اللہ سے دور ہیں، اپنے ماحول میں جن کو علم حاصل کرنے کا موقع نہیں ملا، کسی نے ان کو آگاہ نہیں کیا، اللہ کے ایسے بندوں کو اللہ کی طرف دعوت دی جائے، تو یہ بھی ان کے ساتھ بہت بڑی شفقت اور مہربانی ہے۔

Copyright © http://www.muftiahmedkhanpuri.com/

اللہ سے کٹے ہوئے بندوں کو اللہ تعالی کے ساتھ جوڑا جائے، ان میں دین کی طلب نہیں ہے تو بھی ان کے پاس جا جا کر ان کو سمجھا کر ان کو آمادہ کر کے، ان کو ترغیب دے کر ان میں بھی دین کی طلب پیدا کی جائے۔ اس کے نتیجہ میں وہ لوگ اللہ سے جڑ جائیں تو اس پر جو اللہ کی خوشنودی اور رضامندی حاصل ہوگی، اس کا آدمی اندازہ نہیں لگا سکتا۔

بیش قیمت دولت سے بھی زیادہ قیمتی ثواب۔

غزوۂ خیبر کے موقع پر ایک قلعہ کئی روز سے فتح نہیں ہو رہا تھا، رات کو نبی کریم ﷺ نے فرمایا کل صبح میں ایک ایسے آدمی کے ہاتھ میں جھنڈا دوں گا جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے اور اللہ اور اس کا رسول بھی اس سے محبت کرتے ہیں۔ رات کو تمام صحابہؓ اسی کے متعلق چہ می گوئیاں کرتے رہے کہ دیکھیں صبح کس کے نام کا قرعہ نکلتا ہے؟ اور یہ سعادت کس کے مقدر میں آتی ہے؟ چنانچہ صبح کو دیکھا گیا کہ سب بڑے بڑے صحابہ حضور ﷺ کی آنکھوں کے سامنے آرہے ہیں اور چکر مار رہے ہیں کہ کہیں ہم نظر آجائیں اور ہمیں بلا لیا جائے۔ حضرت عمرؓ جیسا آدمی کہتا ہے کہ میں نے کبھی زندگی میں امارت اور سرداری کی خواہش نہیں کی، سوائے اس دن کے۔ اس لیے کہ اس دن جس کے ہاتھ میں جھنڈا دیا جانے والا تھا، اس کے متعلق حضور ﷺ پہلے ہی فرما چکے تھے کہ اللہ اور اس کا رسول اس سے محبت کرتے ہیں؛ گویا اس سرداری اور جھنڈا ملنے پر یہ انعام ملنے والا تھا۔

مگر حضور ﷺ کو جس سے کام لینا تھا وہی صحابی وہاں نہیں تھے، اس لیے آپ

Copyright © http://www.muftiahmedkhanpuri.com/

ﷺ نے پوچھا: علی کہاں ہیں؟ لوگوں نے کہا کہ ان کی تو آنکھوں میں تکلیف ہے، اس لیے اپنی قیام گاہ پر ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: بلاؤ انہیں، چنانچہ بلائے گئے۔

چوں کہ ان کی آنکھوں میں درد تھا اس لیے نبی کریم ﷺ نے اپنا لعاب مبارک ان کی آنکھوں میں ڈالا تو یہ درد ختم ہوگیا اور ایسا ختم ہوا کہ حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ پھر زندگی بھر کبھی آنکھ میں کوئی تکلیف نہیں ہوئی۔ اس کے بعد پھر نبی کریم ﷺ نے ان کو جھنڈا دے کر فرمایا:

جاؤ اور قلعہ فتح کرو۔

حضرت علیؓ نے پوچھا کہ اے اللہ کے رسول! جا کر ان سے لڑوں؟

آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں۔ پہلے ان کو ایمان و اسلام کی دعوت دو۔ اس وقت آپ ﷺ نے یہ جملہ ارشاد فرمایا کہ، **لأَنْ یَهْدِیَ اللّٰہُ بِکَ رجلاً خَیْرٌ لکَ مِن حُمُرِ النَّعَم**، اے علی! آپ کے ذریعہ اللہ تعالی اگر ایک آدمی کو ہدایت دے دے تو اس کا ثواب تمہارے لیے سرخ اونٹوں سے بہتر ہے۔

اس زمانہ میں سرخ اونٹ بڑا قیمتی مال سمجھا جاتا تھا، اس کا مطلب یہ ہوا کہ تمہاری وجہ سے اگر کسی کو ہدایت مل جائے تو دنیا کی بڑی سے بڑی دولت بھی اس نعمت کا مقابلہ نہیں کرسکتی۔

ضرورت ہے آج کی اس دنیا میں ان چیزوں پر محنت کی جائے اور ہم اپنی صلاحیتوں کو، اور اللہ تعالی نے صحت، مال اور عمر اور فراغت کی جو نعمت ہم کو عطا فرمائی ہے، اس نعمت کو ایسے کاموں میں استعمال کریں، یہی اس کا صحیح استعمال ہے۔

Copyright © http://www.muftiahmedkhanpuri.com/

پانچ کاموں کی پانچ مہلتیں۔

نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں: **اغتنم خمسا قبل خمس**، پانچ چیزوں کو پانچ چیزوں سے پہلے غنیمت سمجھو۔

(۱) **شبابک قبل ھرمک**، جوانی کو بڑھاپے سے پہلے۔

جوانی رہنے والی نہیں ہے۔ اس لیے جوانوں کو کہا جاتا ہے کہ ان کو اللہ تعالی نے موقع دیا ہے، بڑی صلاحیتیں دی ہیں، ان کو کھیل کود میں ضائع نہ کردو، ادھر ادھر نفس پرستی میں، خواہشات میں، غلط چیزوں میں برباد نہ کرو، بلکہ اللہ کے لیے استعمال کرو۔

صحتک قبل سقمک: اپنی تندرستی کو بیماری سے پہلے۔

غنائک قبل فقرک، مالداری کو فقیری سے پہلے۔

فراغک قبل شغلک، فرصت کو مشغولی سے پہلے۔

کبھی ایسی مشغولی کاروبار میں آجاتی ہے کہ آدمی چاہتا بھی ہے کہ کچھ وقت نکالے، مگر وقت نہیں نکال سکتا۔ آج کل (تعطیلات، Vacation) کے اوقات فراغت کے ہیں، ہمارے امیر صاحب آج کل خاص محنت کررہے ہیں، اب آگے مئی جون کے مہینے آرہے ہیں، پھر بارش کا زمانہ آئے گا، یہ فرصت کا زمانہ ہے، اس لیے چار مہینے کے لیے آمادہ کرتے ہیں۔ ان فرصت کے اوقات کو مشغولی سے پہلے غنیمت سمجھو۔

حیاتک قبل موتک، زندگی کو موت سے پہلے۔

Copyright © http://www.muftiahmedkhanpuri.com/

ایک سبحان اللہ اگر اللہ تعالیٰ ہماری زبان سے ادا کروا دے، تو یہ ہمارے لیے سارے جہاں کی دولت سے بڑھ کر ہے، دنیا کی کوئی دولت اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔

بہرحال! اس سلسلے میں جو توجہ دلائی جا رہی ہے اس کو سن کر اس پر بھی لبیک کہیں، اس میں مسلمان بھائیوں کی دینی اور روحانی ضرورت کو پورا کرنے کا بھی ثواب ہے، ہدایت کا ذریعہ بننے کا بھی ثواب ہے اور اپنی جوانی، مال، اوقات، تندرستی اور زندگی کی نعمتوں کا شکریہ بھی ہے۔

Copyright © http://www.muftiahmedkhanpuri.com/

+91-9022278319